

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صلح حدیبیہ کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ حدیبیہ کے مقام پر مسلمان جب آکر ٹھہرے تو مسلمانوں کی قریش کے ساتھ صلح کی گفتگو شروع ہوئی۔ قریش کی طرف سے بدیل بن ورقاء جو قبیلہ خزاعہ کا رئیس تھا اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی ملاقات کیلئے آیا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ مکہ کے رؤساء جنگ کیلئے تیار کھڑے ہیں اور وہ کبھی بھی آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہم تو جنگ کی غرض سے نہیں آئے بلکہ صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں اور افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ قریش مکہ کو جنگ کی آگ نے جلا کر خاک کر رکھا ہے مگر پھر بھی یہ لوگ باز نہیں آتے اور میں تو ان لوگوں کے ساتھ سمجھوتہ کے لئے بھی تیار ہوں کہ وہ میرے خلاف جنگ بند کر کے مجھے دوسرے لوگوں کے لئے آزاد چھوڑ دیں۔ لیکن اگر انہوں نے میری اس تجویز کو بھی رد کر دیا اور بہر صورت جنگ کی آگ کو بھڑکائے رکھا تو مجھے بھی اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ پھر میں بھی اس مقابلہ سے اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹوں گا کہ یا تو میری جان اس رستہ میں قربان ہو جائے اور یا خدا مجھے فتح عطا کرے اگر میں ان کے مقابلہ میں اگر مٹ گیا تو قصہ ختم ہوا لیکن اگر خدا نے مجھے فتح عطا کی اور میرے لائے ہوئے دین کو غلبہ حاصل ہو گیا تو پھر مکہ والوں کو بھی ایمان لے آنے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہئے، بدیل بن ورقاء پر آپ کی اس مخلصانہ اور دردمندانہ تقریر کا بہت اثر ہوا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ آپ مجھے مہلت دیں کہ میں مکہ جا کر آپ کا پیغام پہنچاؤں اور مصالحت کی کوشش کروں۔ آپ نے اجازت دی اور بدیل اپنے قبیلہ کے چند آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

بدیل نے قریش کے پاس واپس اگر آنحضرت ﷺ کی تجویز کا ذکر کرنا چاہا تو قریش کے جو شیلے اور غیر ذمہ دار لوگ کہنے لگے کہ ہم اس شخص کی کوئی بات سننے کیلئے تیار نہیں مگر اہل الرائے اور ثقہ لوگوں نے کہا ہاں جو تجویز بھی ہے وہ ہمیں بتاؤ۔ چنانچہ بدیل نے آنحضرت ﷺ کی بیان کردہ تجویز کا اعادہ کیا۔

اس کے بعد عروہ بن مسعود جو قبیلہ ثقیف کے ایک بااثر رئیس تھے قریش کی طرف سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا۔ عروہ نے مسلمانوں کی آنحضرت ﷺ سے محبت اور اطاعت کا جو عالم دیکھا وہ خود اس نے یوں بیان کیا کہ۔ اس وقت مسلمانوں کے جوش محبت و اخلاص کا یہ عالم تھا کہ اگر پانی پیتے ہوئے آپ کے منہ سے کوئی قطرہ گرتا تو صحابہ اسے شوق سے اپنے ہاتھوں پر لیتے اور برکت کے خیال سے اسے اپنے چہروں اور ج جسموں پر مل لیتے اور جب آپ کسی چیز کا ارشاد فرماتے تو لوگ آپ کی آواز پر اس طرح لپکتے کہ گویا ایک مقابلہ ہو جاتا تھا۔ اور جب آپ وضو کرتے تو صحابہ اس شوق سے آپ کو وضو کروانے کے لئے آگے بڑھتے کہ گویا اس خدمت

کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے لڑپڑیں گے اور جب آپ گفتگو فرماتے تو صحابہ خاموش ہو کر ہمہ تن گوش ہو جاتے اور محبت اور رعب کی وجہ سے ان کی نظریں آنحضرت ﷺ کی طرف اٹھ نہیں سکتی تھیں۔

عروہ ان روح پرور نظاروں کو دیکھ کر اور آپ ﷺ کے ساتھ گفتگو ختم کر کے قریش کی طرف لوٹا اور جاتے ہی قریش سے کہنے لگا، اے لوگو میں نے دنیا میں بہت سفر کیا ہے، بادشاہوں کے دربار میں شامل ہوا ہوں اور قیصر و کسری اور نجاشی کے سامنے بطور وفد کے پیش ہو چکا ہوں مگر خدا کی قسم جس طرح میں نے محمد (ﷺ) کے صحابیوں کو محمد کی عزت کرتے دیکھا ہے ایسا میں نے کسی اور جگہ نہیں دیکھا۔ عروہ نے واپس جا کر قریش کو یہی مشورہ دیا کہ محمد (ﷺ) کی تجویز ایک منصفانہ تجویز ہے اسے قبول کر لینا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنا بھی ایک سفیر قریش کی طرف روانہ فرمایا۔ حضور نے خراش بن امیہ کو اس کام کیلئے چنا جو قبیلہ خزاعہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور آنحضرت ﷺ نے خراش کو سواری کیلئے اپنا ایک اونٹ عطا فرمایا۔ خراش قریش کے پاس گیا مگر چونکہ ابھی یہ گفتگو کا ابتدائی مرحلہ تھا اور نوجوانان قریش بہت جوش میں تھے ایک جو شیلے نوجوان عکرمہ بن ابو جہل نے خراش کے اونٹ پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا۔ قریش کی یہ جو شیلی پارٹی خراش پر بھی حملہ کرنا چاہتی تھی مگر دوسروں نے بیچ میں پڑ کر خراش کی جان بچائی اور وہ اسلامی کیمپ میں واپس آ گئے۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی سفیر بنا کر بھیجا کہ وہ مکہ جائیں اور قریش کو مسلمانوں کے پر امن ارادوں اور عمرہ کی نیت سے آگاہ کریں۔ اور ایک تحریر بھی لکھ کر دی جس میں مسلمانوں کے مکہ آنے کی غرض بیان کی اور قریش کو یقین دلایا کہ ہماری نیت صرف ایک عبادت بجالانا ہے۔

اس موقع پر مکہ کے شہری لوگوں کو یہ شرارت سو جھی کہ انہوں نے غالباً اس خیال سے کہ اس طرح ہمیں مصالحت میں زیادہ مقید شرائط حاصل ہو سکیں گی حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں کو مکہ میں روک لیا۔ اس پر مسلمانوں میں یہ افواہ مشہور ہوئی کہ اہل مکہ نے حضرت عثمان کو قتل کر دیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فوراً تمام مسلمانوں میں اعلان کر کے انہیں ایک بول کے درخت کے نیچے جمع کیا اور جب صحابہ جمع ہو گئے تو آپ نے اس خبر کا ذکر کر کے فرمایا کہ اگر یہ اطلاع درست ہے تو خدا کی قسم ہم اس جگہ سے اس وقت تک نہیں ہلیں گے کہ عثمان کا بدلہ نہ لے لیں۔ اس کے بعد آپ نے صحابہ سے بیعت لی۔ جو بیعت رضوان کے نام سے مسموم ہے۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بگڑتے ہوئے حالات کا ذکر فرمایا اور دعا کی طرف توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اور تمام  
امن پسند لوگوں کو اپنی امان میں رکھے۔ آمین

### خطبہ ثانیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ  
أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ \* وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ \* وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ \* عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ \* إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي  
الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ \* اذْكُرُوا اللَّهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ  
لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ \*